بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن احباب اہلِ سنّت

کے سلسلۂ تبلیغ

سبیلِ ہدایت

کی ۲۲۸ ویں پیش کش

اوجھڑی کی حلّت

کا تحقیقی بیان

بیرونی حضرات =/۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احباب اہلِ سنّت

سہنسہ آزاد کشمیر

ھدیہ: دعائے خیر بحق ممبران انجمن ھذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

رسالہ مبارکہ اوجھڑی کی حلت کا تحقیقی بیان

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد

حضرت علامہ مفتی ابو الامتیاز میاں ممتاز احمد گوہر نوری کوڑی ضلع اوکاڑہ سے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ "ہمارے ہاں ایک مسئلہ زیر بحث ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حلال جانور کی اوجھڑی اور آنتیں کھانے میں کوئی حرج نہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے۔ الغرض میرے پاس دونوں گروہ آئے۔ بندہ ناچیز نے اپنی استطاعت کے مطابق حوالہ جات تحریر کر کے دے دیئے لیکن جونہی ان حوالہ جات کو وہ لوگ لے گئے تو مفتی صاحب جامعہ غوثیہ رضویہ لیڈی پارک اوکاڑہ نے کہا کہ میں ان حوالہ جات کو نہیں مانتا۔ علامہ ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی بہاول پور اور امام اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔ میں نے جو حوالہ جات لکھ دیئے تھے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص ۴۳۲ مطبوعہ شبیر برادرز ۴۰-بی اردو بازار لاہور۔ مفتی جلال الدین امجدی یہ لکھتے ہیں کہ اوجھڑی مکروہ تحریمی ہے۔

(۲) اسی کے صفحہ نمبر ۴۳۳ میں بھی مکروہ تحریمی لکھا ہے۔

(۳) ص ۴۳۳ پر ویحرم علیہم الخبائث کی وضاحت کرتے ہوئے امام اعظم رضی اللہ

عنہ کا قول نقل کیا۔

(۴) ص ۴۳۲ پر امام اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی تصنیف المنح الملیحہ کا حوالہ ہے۔ ص ۴۳۵ اور ۴۳۶ پر وضاحت کرتے ہیں کہ مکروہ مطلقاً سے مراد مکروہ تحریمی ہی ہوتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۷۷۱ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان المکرہ نوعان احدھما ما کرہ تحریما وھو المحمل عند اطلاقھم الکراھۃ کمافی زکاۃ فتح القدیر۔ ردالمختار ص ۳۰۰ جلد اول کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صرح العلامہ ابن نجیم فی رسالۃ المؤلفۃ فی بیان المعاصی بان کل مکروہ تحریما من الصغائر

اس کے بعد فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۶۲ میں ہے کہ اوجھڑی مکروہ ہے۔ تحقیق کا مطالعہ فرمائیں۔

ماہنامہ فیض عالم شمارہ شعبان ۱۴۱۷ھ دسمبر ۱۹۹۶ء کے صفحہ نمبر ۱۷ میں محمد فیض احمد اویسی رضوی بہاولپور کا فتویٰ ہے کہ اوجھڑی مکروہ تحریمی ہے۔ اسی ماہنامہ کے صفحہ ۱۷ پر مفتی محمد ہاشم یوسفی ادارہ مظہر اسلام بریلی شریف انڈیا کا فتویٰ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے۔ صفحہ ۱۷ پر کفل الفقہ کا حوالہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے۔ جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مفتی محمد اسلم کا حوالہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے۔ جبکہ اویسی صاحب نے مکروہ تحریمی کہا ہے۔

مولانا اعجاز احمد نوری کی کتاب اوجھڑی کا مسئلہ جو کہ تنظیم الجویر دفتر ۱۳۶۷ اکبری منڈی لاہور نے شائع کی اس میں بھی مکروہ تحریمی ہے۔

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ شمارہ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ مارچ ۱۹۹۹ء صفحہ ۸ گوجرانوالہ میں

صرف مکروہ لکھا ہوا ہے۔ فیض احمد اویسی کی کتاب اوجھڑی کی کراہیت میں بھی مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ جامعہ نوریہ فیض العلوم اوکاڑہ چھاؤنی کے مفتی نیاز احمد نوری بھی امام اعلیٰ حضرت کے حوالہ جات کی روشنی میں مکروہ تحریمی لکھتے ہیں۔ تفسیر نعیمی پ ۲ صفحہ ۱۶۰ البقرۃ میں مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب اسے حرام لکھ رہے ہیں۔ قانون شریعت میں بھی مکروہ لکھا ہے۔

میں نے اتنے حوالہ جات لکھ دیئے لیکن مفتی صاحب نے درج ذیل حوالہ جات دیئے اور گاؤں والوں کو کہا کہ حلال ہے ہم کسی کے فتوے کو نہیں مانتے۔ خوب کھاؤ، مزے اڑاؤ۔ اعلیٰ حضرت کی تحقیق بھی غلط ہے۔ اویسی اور رضویوں کی بھی غلط ہے۔ مفتی صاحب کہنے لگے کے میرے حوالے بالکل درست ہیں۔ انہوں نے درج ذیل حوالہ جات دیئے ملاحظہ ہوں۔ بہشتی زیور صفحہ ۶۰ جلد سوم۔ اور امداد الفتاویٰ جلد چہارم صفحہ ۱۰۴ شامیہ ج ۵ صفحہ ۲۰۲۔ عالمگیریہ ج ۵ ص ۲۹۰ احسن الفتاویٰ ج ۷ صفحہ ۴۰۶۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ ان سب میں اوجھڑی کو حلال کہا گیا ہے۔ آخر میں انہوں نے ایک حوالہ یہ بھی دیا ہے کہ طبرانی کبیر جلد ۲۵ صفحہ ۴۴ عن نسیکۃ ام عمرو بن جلاس قالت الخ کہ حضور ﷺ نے اوجھڑی خود تناول فرمائی ہے۔

اس بارہ میں ابھی تک ہمارا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ تمام تر صورت حال آپ کے سامنے ہے میں نے سوچا کہ خط لکھ دیتے ہیں۔ بہترین فیصلہ ہو جائے گا۔ لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی سے وضاحت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بتوفیق الملک الوہاب عزوجل : جیسا کہ استفتاء میں ذکر کیا گیا ہے۔ اوجھڑی کے بارہ میں مختلف قسم کے فتوے دیئے گئے ہیں۔ دیوبندی مولویوں کی کتب

میں حلال بلا کراہت لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ مولوی اشرف علی دیوبندی لکھتے ہیں۔
"اوجھڑی کھانا حلال ہے۔ نہ حرام ہے۔ نہ مکروہ ہے۔" (بہشتی زیور حصہ سوم
صفحہ ۵۵)اور مفتی محمد حسام اللہ شریفی لکھتے ہیں۔ آپ کا جی چاہتا ہے تو (اوجھڑی)
کھالیں اور اگر جی نہ چاہے تو نہ کھائیں۔ نفیس طبع لوگوں پر اوجھڑی کھانا گراں گزرتا ہے
وہ نہ کھائیں۔ (اخبار جہاں کراچی بابت ۱۳جون ۱۹۹۴ء)

اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ میں ہے

سوال :اوجھڑی کھانا کیسا ہے ؟

جواب :اوجھڑی کا کھانا حلال ہے۔

سوال :بکرے اور بیل بھینسے ذبح شدہ کے فوتے (کپورے) عضو تناسل آنت اور
اوجھڑی کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :مذبوحہ جانور کے خصیے (کپورے) عضو تناسل کھانا مکروہ تحریمی ہے اور
اوجھڑی بلا کراہت حلال ہے محمد کفایت اللہ دہلوی۔
(کفایۃ المفتی مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان صفحہ ۲۸۷ ج ۸)

سنی بریلوی علماء کے اقوال

اوجھڑی کے بارہ میں سنی بریلوی علماء کے تین اقوال ہیں۔
(۱)مکروہ تحریمی ہے۔ (۲) مکروہ تنزیہی ہے۔ (۳) بلا کراہت حلال ہے۔

سنی بریلوی علماء کے پہلے قول کی دلیل

جو سنی بریلوی علماء اوجھڑی کو مکروہ تحریمی لکھتے ہیں وہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا

خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل فتووں سے دلیل پکڑتے ہیں۔

(۱) "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جانور کی کونسی چیز جائز اور حلال ہے اور کون سی چیز ناجائز و حرام ہے؟

جواب: حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں۔

(۱) رگوں کا خون (۲) پتا (۳) پھکنا (۴) و (۵) علامات مادہ و نر (۶) بیضے (۷) غدود (۸) حرام مغز (۹) گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں۔ (۱۰) جگر کا خون (۱۱) تلی کا خون (۱۲) گوشت کا خون کہ بعد ذبح گوشت میں سے نکلتا ہے۔ (۱۳) دل کا خون (۱۴) پت یعنی وہ زرد پانی کہ پتے میں ہوتا ہے۔ (۱۵) ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر ہوتی ہے۔ (۱۶) پاخانہ کا مقام (۱۷) اوجھڑی (۱۸) آنتیں (۱۹) نطفہ (۲۰) وہ نطفہ کے خون ہو گیا (۲۱) وہ کہ گوشت کا لو تھڑا ہو گیا۔ (۲۲) وہ کہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مر گیا۔ (فتاویٰ رضویہ حصہ ہشتم ص ۳۲۷)

(۲) "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بدن حیوان ماکول اللحم میں کیا کیا چیزیں مکروہ ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: سات چیزیں تو حدیثوں میں شمار فرمائی گئیں:

(۱) مرارہ یعنی پتا (۲) مثانہ یعنی پھکنا (۳) حیا یعنی فرج (۴) ذکر (۵) انثیین (۶) غدہ (۷) دم یعنی خون مسفوح۔ ہمارے امام اعظمؒ نے فرمایا خون تو حرام ہے کہ قرآن مجید میں اس کی تحریم منصوص اور باقی چیزیں میں مکروہ

سمجھتا ہوں۔ کہ سلیم الطبع لوگ ان سے گھن کرتے ہیں اور انہیں گندی سمجھتے ہیں اور مختار و معتمد یہ ہے کہ کراہت سے مراد کراہت تحریمی ہے۔ علامہ قاضی بدیع خوازرمی صاحب غنیۃ الفقہاء وغیرہ علماء نے دو چیزیں اور زیادہ فرمائیں۔

(۸) نخاع الصلب یعنی حرام مغز (۹) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں اور علامہ شمس الدین محمد قہستانی شارح نقایہ و علامہ سیدی احمد مصری محشی در مختار نے تین اور بڑھائیں۔ (۱۰) خون جگر (۱۱) خون طحال (۱۲) خون گوشت یعنی دم مسفوح نکل جانے کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے۔ اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی اوج التحقیق علماء کی ان زیادات سے ظاہر ہو گیا کہ سات میں حصر مقصود نہ تھا بلکہ صرف باتباع نظم حدیث و نص امام ان پر اقتصار واقع ہوا۔ اور خود ان علمائے زائدین نے بھی قصد استیعاب نہ فرمایا۔ اس پر واضح دلیل یہ کہ جگر و طحال و گوشت کے خون گنے اور (۱۳) خون قلب چھوڑ گئے حالانکہ وہ قطعاً ان کے مثل ہے۔ اور نیز عدم حصر پر ایک اور دلیل قاطع یہ ہے کہ عامہ کتب میں دم مسفوح اور ان کتابوں میں دم لحم وکبد وطحال کو شمار کیا تو اس سے واضح کہ کلام اعضاء سے اخلاط تک متجاوز ہوا اور بے شک اخلاط سے (۱۴) مرہ بھی ہے یعنی وہ زرد پانی کہ پتہ میں ہوتا ہے جسے صفراء کہتے ہیں اور ہمارے علماء کتاب الطہارۃ میں تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا حکم مثل پیشاب کے ہے۔ یونہی اخلاط سے بلغم ہے کہ جب براہ بینی مندفع ہو جیسے بھیڑ وغیرہ میں مشاہد ہے اس کا کھانا بھی یقیناً ناجائز صرح بہ فی العقود الدریۃ تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ یہ بھی یہاں غیر معدود اور من جملہ دمآء (۱۶) وہ خون بھی ہے جو رحم میں نطفہ بنتا ہے۔ منجمد ہو کر علقہ نام رکھا جاتا ہے وہ بھی قطعاً حرام تو واضح ہوا کہ عامہ کتب میں لفظ سبع صرف باتباع

حدیث ہے جس طرح کتب کثیرہ میں شاۃ کی قید حالانکہ حکم صرف بکری سے خاص نہیں یقیناً سب جانوروں کا یہی حکم ہے۔ تو جیسے لفظ شاۃ محض باتباع حدیث واقع ہوا اور اس کا مفہوم مراد نہیں یونہی لفظ سبع اور اہل علم پر مستتر نہیں کہ استدلال بفحوی یا اجرائے علت منصوصہ خاصہ مجتہد نہیں کما نص علیہ العلامہ الطحطاوی تبعا لمن تقدمہ من الاعلام اور یہاں خود امام مذہبؒ نے اشیاء ستہ کی علت کراہت پر نص فرمایا کہ خبائث ہے۔اب فقیر متوکلا علی اللہ تعالیٰ کوئی محل شک نہیں جانتا کہ (۱۷) دبر یعنی پاخانے کا مقام (۱۸) کرش یعنی اوجھڑی (۱۹) امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں۔بے شک دبر فرج وذکر سے اور کرش وامعاء مثانہ سے اگر خبائث میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں۔ فرج وذکر اگر گزرگاہ بول ومنی ہیں۔دبر گزرگاہ سرگین ہے۔ مثانہ اگر معدن بول ہے شکنبہ وروده مخزن فرث ہیں۔اب چاہے اسے دلالۃ النص سمجھیئے خواہ اجرائے علت منصوصہ۔الحمد للہ بعد اس کے فقیر نے ینابیع سے تصریح پائی کہ امامؒ نے دبر کی کراہت پر تنصیص فرمائی (۲۰) وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ بنتا ہے جسے مضغہ کہتے ہیں اجزائے حیوان سے ہے اور وہ بھی بلاشبہ حرام عام ازیں کہ مخلقہ ہو یا غیر مخلقہ یعنی ہنوز اس میں اعضاء کی کلیاں پھوٹی ہوں یا صرف لوتھڑا (۲۱) ہمارے امام اعظمؒ کے نزدیک بچہ تام الخلقہ بھی کہ من وجہ جزء حیوان ہے حرام ہے۔خواہ اس کے پوست پر بال آئے ہوں یا نہیں مگر جبکہ زندہ نکلے اور ذبح کرلیں۔ (۲۲) یونہی نطفہ بھی حرام ہے خواہ نر کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا خود اسی جانور کی منی ہو۔اب سات کے سہ گونہ سے بھی عدد بڑھ گیا اور ہنوز اور زیادات ممکن۔ وہ سات اشیاء حدیث میں آئیں اور پانچ چیزیں کہ علمائے نے بڑھائیں اور دس کے

فقیر نے زیادہ کیں ان بائیس مسائل اور باقی فروع و تفاریع سب کی تفصیل تام و تحقیق تمام فقیر کے رسالہ الملح الملیحۃ فی ما نہی من اجزاء الذبیحہ میں دیکھی جائے"۔ ۱ھ کلام الامام رضی ملتقطاً بحسب الضرورۃ

(فتاوی رضویہ حصہ ہشتم صفحہ نمبر ۳۲۴)

وجہ استدلال

ان ہر دو فتاویٰ سے جن سنی بریلوی علماء نے اوجھڑی کے مکروہ تحریمی ہونے کی دلیل پکڑی ہے ان کی وجہ استدلال یہ ہے کہ "حدیث میں مثانہ کی کراہت منصوص ہے اور بے شک اوجھڑی اور آنتیں مثانہ سے اگر خبائث میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے گردہ کو ناپسند فرمایا اس بناء پر کہ گزرگاہ بول ہے تو پھر اوجھڑی اور آنتیں کیوں نہ مکروہ ہوں گی۔ اسی بناء پر اعلیٰ حضرت رضی المولی تعالیٰ عنہ کرش اوجھڑی اور امعاء یعنی آنتوں کے مکروہ ہونے کا حکم فرما کر فرماتے ہیں۔ اب چاہے دلالۃ النص سمجھے خواہ اجرائے علت منصوصہ۔ اور مثانہ کی کراہت سے مراد کراہت تحریم ہے کتبہ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی مفتی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف"۔

(اوجھڑی کا مسئلہ مرتبہ مولانا اعجاز احمد نوری صفحہ ۶)

استدلال مذکور کا جواب

جو علمائے اہل سنت اوجھڑی کو مکروہ تنزیہی جانتے ہیں وہ مکروہ تحریمی جاننے والے علماء کی مندرجہ بالا وجہ استدلال کا جواب باین الفاظ دیتے ہیں۔

"بعض جرائد نے اوجھڑی کی کراہت تحریمی کی اشاعت کردی ہے اس مفتی صاحب نے نہ مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ کے فتویٰ کو سمجھا اور نہ آپ کے ملفوظات کی عبارت کی کنہ وحقیقت کو ملحوظ خاطر کیا اور غلط مقدمات لاحق کر کے لوگوں کے اذہان کو منتشر کر دیا ہے۔ اس مفتی صاحب نے مقیس علیہ مثانہ اور دبر کی کراہت کی علت اپنے اجتہاد میں نجاست کا منفذ و مخرج قرار دی ہے اور یہ علت مقیس اوجھڑی میں علی وجہ الاتم موجود سمجھی ہے پھر ترقی کرتے ہوئے لکھتے ہیں " دبر محض منفذ نجاست ہے جبکہ اوجھڑی منفذ بھی ہے اور مخزن بھی اھ "اس طریقہ سے مقیس علیہ اور مقیس میں مطابقت اور مناسبت نہ رہی اس لیے کہ مقیس علیہ میں جزو علت ہے اور مقیس میں تمام علت اس لیے دبر میں اگر کراہت تحریمی ہے تو اوجھڑی میں حرمت ہونی چاہیے یا حرمت اور کراہت تحریمی کے مابین ایک اور واسط مقرر کرنا چاہیے جو کراہت تحریمی سے متجاوز اور حرمت سے کم درجہ کا ہو۔ اس درجہ متوسط کو یہ مفتی صاحب متعین بالاسم کتب فقہ سے ثابت کرے پھر یہ علت (نجاست کا منفذ و مخزن ہونا) اوداج۔ وریدوں اور شریانوں میں بھی موجود ہے تو یہ سب چیزیں بھی (اس مفتی صاحب کے نزدیک) مکروہ تحریمی ہوئیں اور ان سے اجتناب لازم ٹھہرا لہذا گوشت کو پہلے ان سے صاف کر کے پکانا ہوگا۔ کیونکہ یہ دم مسفوح جو حرام قطعی ہے اس کا مخزن بھی ہیں اور منفذ بھی"۔

(فتویٰ مولانا مفتی ابو الطاہر محمد عجیب قادری دار العلوم شیخ الاسلام رضویہ جھنگ)

مثانہ پر قیاس مع الفارق ہے

اوجھڑی کو مثانہ پر قیاس کرنا صحیح نہیں کیونکہ اوجھڑی مثانہ جیسی نہیں ہے۔ کہ اسے اچھی طرح صاف کر کے پکایا جائے تو اس سے سالن لذیذ تیار ہوتا ہے۔ جسے طبع

سلیم کھانا پسند کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر روز ہزار ہا اوجھڑیاں کھائی جا رہی ہیں۔ مگر مثانہ کی یہ حالت نہیں ہے کیونکہ اگر اس کو اچھی طرح صاف کر کے پکایا جائے تو اس سے لذیذ سالن نہیں بنتا بلکہ ہر طبع سلیم اس سے بنائے ہوئے سالن کو کھانے سے گھن کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کہیں یہ سننے دیکھنے میں نہیں آیا کہ کسی انسان نے مثانہ کو پکا کر کھایا ہو۔ ولہذا مثانہ پر اوجھڑی کو قیاس کرنا اجتہادی خطاء ہے جو بڑے بڑے علماء سے صادر ہوئی ہے اور اجتہادی خطا بڑے بڑے ائمہ و فقہاء سے صادر ہوتی رہی ہے اور اس کی وجہ سے ان کے مرتبہ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اعلیٰ حضرت کے ثانی الذکر فتویٰ میں خود تصریح موجود کہ اوجھڑی کے بارہ میں آپ کو سابق فقہاء کی کتب سے کوئی عبارت نہیں ملی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اعلیٰ حضرت تک جتنے ادوار گزرے ان میں لوگ اوجھڑیاں کھاتے رہے اور ان وقتوں کے مفتیوں اور علماء نے کوئی اعتراض نہیں کیا تو یہ اوجھڑی کی بلا کراہت حلت پر اجماع سکوتی کی دلیل ہے۔ ولہذا اعلیٰ حضرت کا اسے مثانہ پر قیاس کر کے ممنوع و مکروہ بتانا ان کا اپنا انفرادی فتویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے اور اسے ماننے کی توفیق بخشے آمین۔

سنی علماء کا دوسرا قول

اوجھڑی کے بارہ میں سنی علماء کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے کہ اکثر طبائع سلیمہ اس سے گھن کرتی ہیں۔ یہ طبقہ اپنے اس قول کی دلیل میں اعلیٰ حضرت کے ملفوظات کی مندرجہ ذیل عبارات سے استدلال کرتے ہیں۔

(۱) "اوجھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے تقسیم نہ کی جائیں بلکہ دفن کر دی جائیں اور اگر بھنگی اٹھالے۔ منع کی حاجت نہیں"۔

(فتاویٰ رضویہ حصہ ششم صفحہ ۱۶۷)

(۲) عرض : حضور یہ مانا ہوا ہے کہ نجاست اپنے محل میں پاک ہے۔ اور اوجھڑی میں جو فضلہ ہے وہ بھی نجس نہیں تو پھر کراہت کی کیا وجہ ہے ؟

ارشاد : اسی وجہ سے تو مکروہ کہا گیا۔ اگر نجاست کو اپنے محل میں نجس مانا جاتا تو اوجھڑی مکروہ نہ ہوتی بلکہ حرام ہو جاتی"۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ چہارم صفحہ ۲۶)

(۳) "عرض : گردے کھانے کا کیا حکم ہے ؟

ارشاد جائز ہے مگر حضور اقدس ﷺ نے پسند نہ فرمایا اس وجہ سے کہ پیشاب ان میں سے ہو کر مثانہ میں جاتا ہے۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ چہارم صفحہ ۲۳)

(۴) "مسئلہ : ایک جگہ دیکھا کہ فقراء کے گوشت میں آنت اوجھڑی بالکل ڈال کے تقسیم کرتے ہیں۔ دو حصوں میں نہیں۔ یہ کیونکر ہے بینوا توجروا۔

الجواب : "یہ بے جا کرتے ہین۔ مستحب یہ ہے کہ تہائی حصہ گوشت کا فقیروں کو ملے و اللہ تعالیٰ اعلم"۔

(فتاویٰ رضویہ حصہ ہشتم صفحہ ۴۶۳)

فقیر راقم الحروف نے ملفوظات حصہ چہارم صفحہ ۲۶ اور فتاویٰ رضویہ حصہ ششم صفحہ ۱۶۷ کی عبارات کے بارہ میں حضرت مولانا عبدالحکم شرف قادری صاحب لاہور والوں سے دریافت کیا کہ اعلیٰ حضرت کی ان عبارات سے اوجھڑی کا مکروہ تحریمی ہونا ثابت ہوتا ہے یا مکروہ تنزیہی۔ کلام کے سیاق و سباق اور دیگر قرائن و شواہد سے جو معنی

مفہوم ہوتا ہے اس کی تشریح فرمائیں تو آپ نے جواب میں لکھا۔

"در مختار میں حیوان کے ان سات اعضاء کا بیان کر کے جن کا کھانا مکروہ ہے فرمایا کہ ان کی کراہت کے بارہ میں اثر (حدیث) وارد ہے۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) اوجھڑی کے بارہ میں اثر وارد نہیں ہے۔

(۲) "صاحب در مختار اور دیگر فقہاء نے اوجھڑی کو ان اعضاء میں شمار نہیں کیا جو مکروہ تحریمی ہیں۔ نتیجہ (۳) اوجھڑی مکروہ تنزیہی ہے۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کراہت تحریمی کی تصریح نہیں فرمائی۔ ملفوظات کی عبارت سے کراہت تنزیہی معلوم ہوتی ہے کہ جب تک گوبر اس میں تھا اس پر نجاست کا حکم نہ تھا۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ لوہاری منڈی لاہور"۔

سنی علماء کا تیسرا قول

یہ ہے کہ اوجھڑی بلا کراہت حلال ہے۔ نہ اس میں کراہت تحریمی ہے اور نہ تنزیہی چنانچہ مولانا عبد اللطیف صاحب مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں۔ "حلال جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کے صرف سات اعضاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ان کا کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ ان سات اعضاء کا ذکر حدیث پاک میں آیا ہے۔ فقہ کی کتابوں میں بھی ان کا ذکر ہے۔ یعنی حضور ﷺ نے بکری کی سات چیزوں کو ناپسند فرمایا مذکر و مونث کی پیشاب گاہ۔ فوتے۔ غدود پتہ۔ مثانہ۔ خون۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ان سے خون تو بص قرآن حرام ہے اور باقی چھ مکروہ ہیں۔ باقی جائز ہیں فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مفتی صاحب کا "باقی جائز ہیں"۔ فرمانا اوجھڑی کی بلا کراہت حلت پر نص ہے

کیونکہ ہم نے یہ جواب حاصل کرنے کے لیے جو سوال بھیجا تھا۔ وہ یہ ہے۔ ''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ گائے بھینس وغیرہ حلال جانوروں کی اوجھڑی کھانا جائز ہے۔ یا ناجائز اور اگر جائز ہے تو اس میں کراہت ہے یا نہیں''۔

پس مفتی صاحب کا اس سوال کے جواب میں ''باقی جائز ہیں'' لکھنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ ان کے نزدیک اوجھڑی میں جواز بلا کراہت ہے والحمد للہ علی ذلک۔

حرف آخر

اوجھڑی کی حلت کے بارہ میں ہم نے سنی علماء کے تین قسم کے اقوال پیش کیے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ وبعض عبارات سے کراہت تحریمی اور بعض سے کراہت تنزیہی سمجھی گئی ہے۔ اس لیے اعلیٰ حضرت کی عبارات کو بطور دلیل پیش کرنا بے سود ہوگا۔ ولہٰذا راقم الحروف کے نزدیک سنی علماء کا تیسرا قول کہ اوجھڑی بلا کراہت حلال ہے۔ درست ہے۔ اور اسی میں امت کی خیر خواہی بھی ہے کہ جو لوگ اوجھڑی کھاتے ہیں اس قول پر ان کا گناہگار ہونا لازم نہیں آتا نیز قیاس سے مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی ثابت نہیں کی جاسکتیں بلکہ ان کے لئے خاص نص کا پایا جانا ضروری ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ہمارے رسالہ ''مسئلہ اوجھڑی کھانے کا'' کو ملاحظہ فرمائیں وھذا آخر ما اردنا ایراده فی هذه الرسالة المبارکة تقبلها الله تعالیٰ بمنه العظیم ورسوله الکریم ﷺ

وانا الفقیر ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری غفر الله تعالیٰ له المدرس بالجامعة الحیدریة فضل المدارس بھیائی من مضافات سہنسہ آزاد کشمیر

(۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر الآیة﴾ (پ ۴ رکوع ۲)

اور تمہارے اندر ایک جماعت ہونی چاہیئے جو بھلائی کے کاموں کی دعوت دے

سنی بریلوی مسلک کی تنظیم

انجمن احباب اہل سنت

سہنسہ۔ ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر

سنی احباب جانتے ہیں کہ مخالفین اہلسنت اپنے باطل نظریات وعقائد سواد اعظم اہلسنت میں پھیلانے اور انہیں جادۂ حق سے بھٹکانے کے لیے جگہ جگہ مفت لٹریچر تقسیم کررہے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے مسلک کے تحفظ اور اپنے عقائد حقہ کی ترویج وتبسیط کا احساس ہے تو پھر انجمن احباب اہل سنت کی ممبر شپ اختیار فرمائیں۔

ہر سنی بریلوی مسلمان مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا جوان انجمن ہذا کا ممبر بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ باقاعدگی سے ماہوار ۵ روپے چندہ ادا کرے اس چندہ سے کتب شائع کراکر مفت تقسیم کرنا انجمن ہذا کا بنیادی مقصد ہے۔

الداعی الی الخیر: ناظم انجمن احباب اہلسنت سہنسہ ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر

یااللہ جل جلالک　　　　　　　　　　　　یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

جامعہ حیدریہ فضل العلوم

تعلیمی سال مورخہ ۲۱ اپریل تا ۳۱ مارچ	آستانہ عالیہ جلالپور شریف میں،

شعبہ جات کی تفصیل

☆ادیب فی العربی مع میٹرک

☆عالم فی العربی مع ایف اے

☆فاضل فی العربی مع بی اے

☆دورہ حدیث مع

(ایم اے عربی، ایم اے، اسلامیات)

شعبہ حفظ

پرائمری پاس طلباء کے لیے حفظ القرآن بمع تجوید و قرأت کا انتظام ہے۔

داخلہ لینے کی اہلیت

مڈل پاس، انڈر میٹرک، میٹرک پاس،

نتیجہ کا انتظار کرنیوالے طلباء (شامل امتحان)

۲۰ اپریل سے داخلہ جاری ہے۔

سہولیات

- طلباء کی تدریس کے لیے محنتی اور تجربہ کار اساتذہ موجود ہیں۔
- طلباء کی رہائش، خوراک اور میڈیکل مدرسہ کے ذمے ہے۔
- طلباء سے کسی قسم کے اخراجات دوران تدریس وصول نہیں کیے جاتے
- طلباء سے مدرسہ میں داخلہ لینے کی بھرپور اپیل کی جاتی ہے

الداعی الی الخیر: مہتمم جامعہ حیدریہ فضل العلوم آستانہ عالیہ جلالپور شریف
ضلع جہلم 0458 786001